50801-کم یا زیادہ ہونے والی جمع شدہ رقم کی زکاۃ کیسے ادا کی جائے گی ؟

سوال

بنک میں رکھی جانے والی رقم ایک جیسی ہی نہیں رہتی، یعنی سال کے دوران اس میں کمی یا زیادتی ممکن ہے، تو اس کی زکاۃ کس طرح ادا کی جائے گی ؟ جبکہ وہ رقم صرف جمع کرنے کے لیے ہی مخصوص نہیں، اور سال کے دوران کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوتی رہتی ہے، تو اس رقم کی تحدید کیسے ہوگی جس پر سال مکمل ہوا ہے ؟

پسندیدہ جواب

جب یہ رقم نصاب کو پہنچ جائے اور اس پر سال مکمل ہو جائے تو اس پر زکاۃ واجب ہو جاتی ہے، چاہے وہ رقم جمع رہنے کے لیے ہو یا نہ.

اور زکاۃ کا نصاب پچاسی گرام (85) سونا، یا پانچ سو پچانوے گرام (595) چاندی کے برابر رقم ہے.

اور اس میں سے زکاۃ کی مقدار اڑھائی فیصد ہوگی.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (2795) کا جواب دیکھیں.

اس لیے اگر دوران سال مال نصاب سے کم ہو جائے تو سال منقطع ہو جائے گا، اور اس میں زکاۃ واجب نہیں ہوگی، اور جب مال نصاب کو پہنچے تو پھر نئے سرے سے سال شروع ہوگا.

اور اگر مال دوران سال کچھ نہ کچھ زیادہ ہوتا رہے تو اس میں تفصیل ہے :

اول :

اگر تو (نیا) حاصل ہونے والا مال پہلے مال کا نتیجہ ہے مثلا جمع کردہ مال کا اسلامی مصارف سے حاصل ہونے والا منافع تو اصل پر سال مکمل ہونے کی صورت میں سارے مال کی زکاۃ دی جائے گی، چاہے منافع پر سال مکمل نہ بھی ہوا ہو بلکہ اسے چند یوم ہی ہوئے ہوں، اسی لیے فقہاء کا کہنا ہے کہ : منافع کا سال اصل مال کا سال ہی شمار ہوگا.

دوم :

اور اگر حاصل ہونے والا مال پہلے مال کا نتیجہ نہیں، بلکہ وہ مستقل مال ہے، مثلا وہ مال جو انسان اپنی تنخواہ سے جمع کرتا ہے، تو اصل یہ ہے کہ ہر مال کے ایک مستقل اور علیحدہ سال بنایا جائے، اور اس نئے مال کے حصول میں نصاب کی شرط نہیں ہوگی؛ کیونکہ پہلے مال میں نصاب موجود ہے.

اور اس بنا پر آپ نے جو مال رمضان المبارک میں جمع کیا تھا اس کی آئندہ رمضان میں زکاۃ ادا کریں، اور جو شوال میں جمع کرایا اس کی آئندہ شوال میں زکاۃ ادا کریں، اور اسی طرح باقی بھی.

اس میں کوئی شک نہیں کہ انسان کے لیے ایسا کرنا اور جمع کردہ ہر مال کے لیے علیحدہ حساب رکھنا مشکل اور مشقت کا کام ہے، اسی طرح اس کے لیے ہر جمع کردہ مال کی اس کا سال پورا ہونے پر اس کی علیحدہ زکاۃ نکالنا بھی مشکل ہے، لہذا اس کے لیے آسان یہ ہے کہ وہ پہلے جمع کردہ مال کا سال مکمل ہونے پر ہی سارے سال میں جمع کردہ مال کی بھی زکاۃ ادا کر دے.

تو اس طرح آپ نے اس مال کی بھی زکاۃ ادا کر دی جس کا ابھی سال مکمل بھی نہیں ہوا اور ایسا کرنے میں حرج بھی کوئی نہیں، بلکہ یہ سال پورا ہونے سے قبل ہی جلد زکاۃ ادا کرنے میں شامل ہوتا ہے.

اس کی تفصیل سوال نمبر (26113) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے، اور وہاں ہم نے مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا اس کے متعلق فتوی بھی نقل کیا ہے فائدہ کے لیے ہم اسے دوبارہ یہاں بھی نقل کرتے ہیں :

"جس کی ملکیت میں نصاب کو پہنچنے والی نقد رقم ہو اور پھر مختلف اوقات میں اس کی ملکیت اور اور بھی رقم آتی رہی ہو، اور یہ رقم پہلی رقم کے نتیجہ میں نہ ہو اور اس پیدا شدہ نہ ہو، بلکہ اس کی حیثیت مستقل ہو مثلا ایک ملازم اپنی ہر تنخواہ سے کچھ رقم ماہانہ بچا کر جمع کرے، یا پھر وراثت یا ہبہ یا جائداد اور مکانات کا کرایہ وغیرہ.

اگر وہ اس کے حق کی تہہ تک پہنچنے کا حریص ہے، اور وہ صرف اتنی زکاۃ ہی مستحقین کو دینا چاہتا ہے جو اس کے مال میں واجب ہے، تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے حساب کتاب کا ایک شیڈول بنائے جس میں اس طرح کی ساری آمدن کی ملکیت کے سال کی ابتداء ظاہر کرے، اور پھر وہ ہر مال پر جیسے ہی اس کا سال مکمل ہو اس کی علیحدہ زکاۃ ادا کرے.

اور اگر وہ اس کام سے راحت اور آرام چاہتا ہو اور وہ درگزر اور فیاضی کا راستہ اختیار کرے، اور وہ اپنے آپ پر فقراء و مساکین کو ترجیح دینے پر اس کا دل راضی ہو؛ تو اپنی ملکیت میں ساری نقدی کی زکاۃ اسی وقت ادا کر دے جب پہلے مال کے نصاب پر سال مکمل ہوتا ہو، اور اس میں اجر و ثواب بھی زیادہ ہے، اور درجات کی بلندی ہے، اور پھر راحت بھی، اور فقراء و مساکین اور باقی مصارف زکاۃ کے حقوق کا بھی خیال ہے، اور اس سے جو زیادہ ہو وہ اس کی زکاۃ شمار ہو گی جس کا ابھی سال بھی پورا نہیں ہوا اس کی زکاۃ پہلے ہی ادا ہو جائے گی" انتہی

ماخوذ از : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (280/9).

واللہ اعلم.